مالک نصاب کا مال درمیانِ سال ختم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ زید سال کے ابتدا میں مالک نصاب ہے زکوۃ واجب ہو گئی پھر سال کے درمیان میں سارا مال ختم ہو گیا اور انتہائے سال میں زید دوبارہ مالک نصاب ہو گیا تو کیا دوران سال میں سارے مال کا ختم ہونا زکوۃ کے واجب ہونے نہ ہونے میں کوئی ضرر رکھتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر درمیان سال میں نصاب والا مال مکمل ہلاک ہو گیا (مثلاً فنا ہو گیا یا تجارتی مال تھا اور تجارت کی نیت ختم کر دی وغیرہ) تو اس کے بعد جب دوبارہ یہ شخص صاحب نصاب ہو گا تو اس وقت سے اسلامی سال شمار کیا جائے گا۔ لیکن اگر درمیان سال سارا مال ہلاک نہ ہو، بلکہ اس میں سے کچھ نہ کچھ باقی ہو تو ایسی صورت میں اگر سال پورا ہونے سے قبل کسی بھی وقت پھر بقدر نصاب مال آ گیا تو اس سارے مال پر زکوۃ لازم ہو جائے گی۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے "(وشرط كمال النصاب في طرفي الحول) في الابتداء للانعقاد وفي الانتهاء للوجوب (فلا يضر نقصانه بينهما) فلو هلك كله بطل الحول۔" ترجمہ: سال کے دونوں اطراف (ابتداء و انتہاء) میں نصاب کا مکمل ہونا شرط ہے، ابتدائے سال میں انعقاد کے لیے اور انتہائے سال میں وجوب کے لیے، پس درمیانِ سال نصاب کے کم ہونے سے کوئی ضرر نہیں ہو گا، اور اگر سارا مال ہلاک ہو گیا تو سال باطل ہو جائے گا۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے "قال في النهر: منه ای من الهلاک مالو جعل السائمة علوفة؛ لان زوال الوصف کزوال العين" ترجمہ: نہر میں فرمایا: ہلاک (کی صورتوں) میں سے سائمہ کو علوفہ بنا لینا بھی ہے؛ کیونکہ وصف کا زائل ہونا، عین کے زائل ہونے کی طرح ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الزکاۃ، جلد 03، صفحہ 302، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "ہاں اتنا ضرور ہے کہ اصل مال سے کوئی پارہ محفوظ رہے، سب بالکل فنا نہ ہوجائے، ورنہ مِلک اوّل سے شمارِ سال جاتا رہے گا اور جس دن ملک جدید ہوگی اُس دن سے حساب کیا جائے گا۔ مثلاً یکم محرم کو مالکِ نصاب ہُوا، صفر میں سب مال سفر کرگیا، ربیع الاوّل میں پھر بہار آئی، تو اسی مہینہ سے حول گنیں گے، حسابِ محرم جاتا رہا۔ درمختار میں ہے: شرط کمال النصاب فی طرفی الحول فی الابتداء للانعقاد وفی الانتہاء للوجوب فلا یضر نقصانہ بینھما فلو ھلک کلہ بطل الحول۔(سال کے دونوں اطراف میں کمالِ نصاب کی شرط ہے، ابتداء میں انعقاد کے لیے اور انتہاء میں وجوب کے لئے، درمیانی مدّت میں کمی نقصان دہ نہیں۔ ہاں اگر سارا مال ہلاک ہوگیا تو سال باطل ہوجائے گا۔)"(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ89، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4150

تاریخ اجراء: 28صفر المظفر1447ھ/23اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net